دربارِ رسالت کی عرفاں نوازیاں

پروفیسر محمد اقبال جاوید

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فقید المثال روحانی انقلاب اور ایک شاندار اسلامی سلطنت کی بنیاد رکھی۔ ایک ایسا انقلاب کہ قلب ونظر، تطہیر وتقدیس کے سانچے میں ڈھل گئے، ایک ایسی سلطنت کہ اس کی سطوت سے وقت کی متمدن حکومتیں لرزتی تھیں۔ عرب زیر نگیں تھا، عجم تیزی سے حلقہ بگوش ہوتا جارہا تھا۔ مدینہ اسلامی سلطنت کا دارالحکومت تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سکہ جسم اور دل دونوں پر چل رہا تھا، دربار رسالت اپنی انفرادیت اور اپنے وقار کے اعتبار سے اپنی مثال آپ تھا۔ تاریخ کے آئینے میں بڑے بڑے حکمرانوں کو دیکھا جاسکتا ہے۔ عظیم فاتحین کا تبختر بھی تاریخ کے حاشیوں پر نقش ہے۔ جابر حکمرانوں کے ظلم وستم سے وقت آج بھی لرزتا ہے۔ تاریخ نے بہت سے بادشاہوں کے شاہانہ طمطراق کی داستانوں کو محفوظ کررکھا ہے، بخت نصر ہو یا قیصر وکسریٰ، خسرو ہو یا سکندر۔ دارا ہو یا جمشید، کون ہے جو حاکم بنتے ہی اورنگ شاہانہ پر جلوہ افروز نہ ہوا ہو؟ کون ہے جس کے دربار میں شان وشکوہ نے اپنی بلندیوں کو نہ چھورہا ہو؟ کس کے ہاں ایسے آداب نہ تھے جو شرفِ انسانی کی تذلیل نہ کرتے ہوں؟ کون سا دربار تھا جہاں، بندے، بندوں کے سامنے رکوع وسجود پر مجبور نہ تھے؟ غرض تاریخ کے شاہانہ دربار اپنی سطوت وشوکت کی داستانیں ماضی میں بھی قائم رکھتے تھے اور آج بھی دہرارہے ہیں اور زمانہ انسان کے ہاتھوں انسان کی تحقیر کے لئے تب بھی ماتم کناں تھا، آج بھی ہے۔

ان درباروں میں انسان کو جھکنا پڑتا تھا، آداب بجالانے ہوتے تھے، خواہ اس کا دل آمادہ ہو یا نہ ہو مگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے دربار کی طرح ڈالی جس میں دل جھکتے اور روح دوزانو ہوتی تھی اور جسمانی احترام، قلبی ارادت کے گرد گھومتا تھا، اسی دربار میں ہر شخص گوش برآواز بھی ہوتا تھا، اور نقش کالحجر بھی۔ وہاں کسی قسم کا کوئی امتیاز نہ تھا۔ اگر قدر ومنزلت تھی تو اتقا اور پرہیزگاری کی۔ وہاں نہ کوئی منصب تھا نہ کوئی عہدہ، بلکہ ایک فقیرانہ محفل تھی جس میں ایک پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) تھا اور باقی صحابہؓ۔

آنے والے کو بسا اوقات پہچاننا مشکل ہو جاتا تھا کہ عجز وانکسار کے ان انسانی مرقعوں میں نبی کون ہیں اور متبعین کون؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی مؤدب انداز میں تشریف فرما ہوتے تھے، اور حاضرین بھی ادب واحترام کی تصویر نظر آتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے جنہیں اس سے قبل تاریخ کے ہر دور میں نفرت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا۔ غریب، غلام اور فقیر سب سے پہلے آپ کی توجہ کو اپنی طرف منعطف کرتے تھے۔ اس لئے نہیں کہ وہ بے کس تھے بلکہ اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتے تھے کہ انسان بہر نوع قابل احترام ہے۔ احترام انسانیت کا جذبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتار اور کردار میں نمایاں نظر آتا ہے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ ارشاد فرماتے تو تمام حاضرین مؤدب ہو کر سنتے، کوئی استفسار کرتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو متوجہ پاتا۔ وہ کوئی ایسی محفل نہ تھی کہ اس پر غالب کے اس شعر کا اطلاق ہو

بات پر واں زبان کٹتی ہے
وہ کہیں اور سنا کرے کوئی

وہاں پر ہر ایک کو بات کرنے کی آزادی تھی۔ ہر نوعیت کی بحث وتکرار ہوتی تھی۔ دل کی باتیں لبوں پر آتی تھیں۔ ظرافت اور خوش طبعی کے نمونے بھی محفل کو زعفران زار بنا دیتے تھے، مگر ہر بات میں ایک قرینہ اور سلیقہ ہوتا تھا۔ ایک بات کرتا تھا، دوسرے سنتے تھے، کوئی اپنی مشکل پیش کرتا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم حل فرماتے۔ کوئی کسی بات کی وضاحت چاہتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اشاروں اشاروں میں وہ عقدے کھول کر رکھ دیتے جنہیں فلسفیوں کی موشگافیاں بھی وا نہ کر سکتی تھیں کہ الجھی ہوئی گتھیاں، علم عرفان ہی سے سلجھا کرتی ہیں۔

قدیم شاہی درباروں میں بادشاہ تخت حکومت پر جلوہ افروز رہتا تھا تو تمام وزرا اور امرا اس کے سامنے دست بستہ کھڑے رہتے تھے۔ بات کرنا مقصود ہوتا تو پہلے جھکتے اور پھر بات کہتے، مگر دربارِ رسالت میں ایسا کوئی انداز مروج نہ تھا، جس سے انسانیت کی تذلیل ہوتی ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے کہ جو اپنی تعظیم میں لوگوں کو کھڑا کرتا ہے اس کا مقام جہنم ہے۔ تعظیم وہ ہے کہ جس کے سوتے دل کی گہرائیوں سے پھوٹیں۔ محض جسم کو جھکا لینے سے انسانی نفس کی ظاہری تسکین تو ہو جاتی ہے مگر قلبی احترام کے ایوان نہیں کھلتے۔ دربار رسالت میں اگر کوئی ایسا شخص آتا جس کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں احترام کے جذبات ہوتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی پیشوائی کے لئے ایستادہ ہو جاتے تھے۔ یہ تعظیم، محبت کا بے ساختہ اظہار ہوتی تھی۔ حضرت حلیمہ سعدیہؓ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی آجاتے تو

آپ احتراماً کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔حضرت فاطمہؓ آتیں تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پدرانہ شفقت سے کھڑے ہو جاتے تھے۔حق یہ ہے کہ محبت کا یہی جذبہ اولاد کے لئے متاعِ عزیز کی حیثیت رکھتا ہے۔

دربارِ رسالت میں امورِ سلطنت بھی زیرِ بحث آتے ،دعوت وارشاد اور تبلیغ وہدایت کے تذکرے بھی ہوتے تھے۔ایسی محفلیں مسجد نبوی ہی میں منعقد ہوتی تھیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسند جداگانہ نہ ہوتی تھی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حاضرین میں گھل مل کر بیٹھتے تھے۔بعد میں صحابہ کرام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مٹی کا ایک چبوترا بنا دیا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوتے اور حاضرین ایک دائرے کی شکل میں بیٹھ جاتے۔اکثر ایسے بدو آجاتے جو درشت اور کھردرے لہجے میں گفتگو کرتے ،آپ صلی اللہ علیہ وسلم خندہ پیشانی سے گفتگو سنتے تھے ،بعض دفعہ حاضرین عام اور معمولی قسم کے سوالات کرتے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حسن گفتار کے ساتھ ان سب کا جواب دیتے۔ایسی محفلیں بالعموم صبح کی نماز کے بعد سجا کرتی تھیں۔ویسے ہر نماز کے بعد تھوڑی دیر کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما رہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان محفلوں میں باتیں بھی فرماتے تھے اور تقاریر بھی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مواعظ بڑے دل نشین ہوتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انسانی فطرت کے نباض تھے۔یہ انسانی نفسیات ہے کہ وہ ایک ہی نوع کی باتیں سن سن کر اکتا جاتا ہے اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسی محفلیں اپنی دلکشی کھو بیٹھتی ہیں۔مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک عظیم ماہر نفسیات بھی تھے۔اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم وعظ وارشاد اور بصائر و عبر کے خشک موضوعات ہی کو پیش نظر نہیں رکھتے تھے بلکہ آپ ﷺ کی گفتگو متنوع ہوتی تھی۔ہر بات ادبی چاشنی کا ایک بلند معیار لئے ہوتی تھی اور فکر و نظر کے زاویے دل آویزی کی ایک دنیا سمیٹے ہوتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم گاہے گاہے قلبی واردات کو موضوع بحث بناتے ،کبھی اخلاقیات کے بارے میں باتیں کرتے ،کبھی زندگی کے نشیب و فراز سمجھاتے اور کبھی معاشرت کے دوسرے پہلو گفتگو کا عنوان ٹھہرتے ، جہاں تک حاضرین کا تعلق تھا وہ اپنی زندگی کی ہر الجھن ،اپنی سوچ کا ہر رخ اور اپنے دل کی ہر دھڑکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو بے تکلف رکھ دیا کرتے تھے:

فقط اس شوق میں پوچھی ہیں ہزاروں باتیں
میں ترا حسن، ترے حسنِ بیاں تک دیکھوں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم انسانی دلچسپی کے تمام پہلوؤں کو نگاہ میں رکھتے تھے،آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل یبوست کا نمونہ نہیں بلکہ شگفتہ مزاجی ،خندہ جبینی اور حسن مزاح کا ایک دل آویز امتزاج ہوتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر متبسم رہتے ،نہ کوئی جبر تھا نہ کوئی پابندی ،نہ کسی قسم کی کوئی خشونت تھی نہ غیظ و

غضب کا کوئی اظہار۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی محفل میں یہ حکایت بیان فرمائی کہ جنت میں ایک شخص کے دل میں کھیتی باڑی کرنے کی تمنا ابھری اور اس نے اللہ تعالیٰ سے آرزو کی کہ میری کھیتی بوتے ہی تیار ہو جائے۔ چناں چہ اس کی خواہش پوری ہوئی۔ اس نے بیج ڈالے، دانہ فوراً اگا، بڑھا اور کاٹنے کے قابل ہو گیا۔ اس محفل میں ایک بدو بھی بیٹھا تھا۔ اس نے سنتے ہی کہا کہ ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ سعادت تو انصار یا قریش ہی کو ملے گی کہ وہی لوگ زراعت پیشہ ہیں، ہم تو کاشت کاری سے لگاؤ نہیں رکھتے''۔ اس بات سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لبوں پر تبسم کھیل گیا۔ اور پوری محفل کشتِ زعفران بن گئی۔

ایک دفعہ ایک اندھا دربار رسالت میں آیا، اس نے دریافت کیا کہ کیا میری بخشش ہو جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اندھا جنت میں نہیں جائے گا، وہ سن کر رونے لگا، حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس روز سب کی آنکھیں روشن ہوں گی۔ اسی قسم کا سوال ایک بوڑھی عورت کرتی ہے آپ ﷺ ویسا ہی جواب دیتے ہیں، وہ رونے لگ جاتی ہے بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب عورتیں جنت میں جائیں گی تو سب جوان ہوں گی۔ یہ سنتے ہی سب ہنسنے لگ جاتے ہیں۔

ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو صحابہؓ کے دو گروہ بحث میں مصروف تھے۔ ایک گروہ علمی گفتگو میں محو تھا اور دوسرے ذکر و اوراد میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں اچھے عمل ہیں مگر میں تو معلم ہوں، اس لئے علمی حلقے میں بیٹھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ایسے مسائل پر گفتگو پسند نہ فرماتے جو دقیق اور انسانی فہم سے بالا ہوتے، کیوں کہ ایسے مباحث سے انسانی ذہن الجھتا ہے۔ ایک بار صحابہؓ مسئلہ تقدیر کے بارے میں محو گفتگو تھے۔ آپ ﷺ آئے، سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہو گیا اور فرمایا کہ لوگو! کیا تم اس لئے پیدا کئے گئے ہو کہ قرآن کو باہم ٹکراتے رہو، انہی باتوں سے گزشتہ امتیں تباہ ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال تو خود تقدیر ہیں، اللہ انسان کو جن اعمال کی توفیق دیتا ہے وہی اس کا نوشتۂ تقدیر ہے اس لئے قوت عمل کو بے کار کر دینے کا نام توکل نہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار ایک ایسے عظیم الشان انسان کا دربار تھا جو پیغمبرانہ عظمت کا حامل تھا نتیجہ یہ تھا کہ بڑے سے بڑا دشمن بھی آپ ﷺ کی صحبت میں آ کر یکسر بدل جاتا تھا۔ یہی وہ اثر آفرینی تھی کہ ابتدائے اسلام میں قریش ہر ایک کو حضور ﷺ کی گفتگو سننے سے منع کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل کا یہی وہ انداز تھا جس نے عربوں کی تقدیر پلٹ دی، ان کے روز و شب کا رنگ و روپ بدل ڈالا اور انہیں خود آگاہ ہی نہیں، خداشناس بھی بنا دیا۔ اسی محفل میں اخلاق سنورتے اور قلب و نظر کو انوار عطا ہوتے تھے۔ نتیجہ معلوم کہ اس محفل میں بیٹھنے والے عرفان و حقیقت کی بلندیوں پر فائز نظر آتے تھے۔

الغرض دربار رسالت، شاہانہ سطوت سے بے نیاز، ظاہری کروفر سے بے گانہ اور دنیاوی شان و شوکت سے کلیتاً الگ تھلگ تھا۔ مسجد ہی مرکز ومحور تھی، وہیں نماز ادا ہوتی، وہیں اخلاقی، معاشرتی اور ملکی مسائل حل ہوتے، وہیں غیر ملکی وفود سے ملاقات ہوتی اور وہیں انہیں ٹھہرایا جاتا تھا۔ دربار رسالت مساوات کا مظہر تھا۔ وہاں احترام انسانیت کا درس ملتا تھا، فکر ونظر کو رفعتیں اور ذہنوں کو بصیرتیں ملتی تھیں۔ قرآن کی توضیحات اور آئین زندگی کی تشریحات بھی وہیں ہوتی تھیں۔ نہ کوئی پہلو تشنہ رہتا تھا نہ کوئی گوشہ تشریح طلب۔ سعادت وبرکت کا ایک سمندر تھا کہ متلاطم نظر آتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لبوں سے گہر ہائے آب دار بکھرتے تھے اور ہر ایک بقدر ظرف دامن بھرتا چلا جاتا تھا، یہی وہ پاکیزہ محفل تھی جس نے ایک مستقل علم اور پیہم تجسس کی بنیاد رکھی جسے علم حدیث کہتے ہیں۔ بعد میں آنے والے مسلمانوں نے احادیث کی جمع وترتیب میں جس تحقیق وتدقیق کا ثبوت دیا، تاریخ اس کی معترف ہے۔

قرآن پاک میں اکثر باتیں اشارات وکنایات میں ہیں، ان کی توضیح وتشریح پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال واعمال موجود ہے، گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فعل قرآن کی عملی تفسیر ہے۔ اقوال کی یہی دل آویزیاں، علم حدیث کا جمال اور اعمال کی یہی دل نشینیاں، سنتِ رسول ﷺ کا کمال ہیں۔ اور حدیث وسنت دنیا کے اس ظلمت کدے میں رشد وہدایت کا ایک ایسا بلند وبالا منار کہ جس سے ہر انسان آگہی بھی پا سکتا ہے اور عرفان بھی۔ نور بھی اخذ کرسکتا ہے اور سرور بھی۔ فکر بھی نکھار سکتا ہے اور نظر بھی۔ علم کی وسعتوں تک بھی پہنچ سکتا ہے اور خبر کی گہرائیوں تک بھی رسائی حاصل کرسکتا ہے۔ اور یہ عرفان نوازیاں، دربارِ رسالت ہی کی دین ہیں۔

سیرت، علوم سیرت اور کتب سیرت کے تعارف پر مشتمل مجلّہ

جہانِ سیرت

مدیر

حافظ محمد عارف گھانچی

صفحات ۱۱۲ قیمت: ۴۰ روپے

نمونے کا شمارہ خط لکھ کر مفت طلب کریں

کتب خانہ سیرت: کھتری مسجد، لی مارکیٹ، صدر ٹاؤن۔ کراچی

مجددی ٹورز

اسپیشل عمرہ اور حج پیکیجز

- اسپیشل عمرہ پیکیج۔ ۵، ۱۰، ۱۴، ۲۸ دن کے رعایتی پیکیجز
- مجددی حج گروپ۔ بارعایت اور باسہولت حج پیکیجز
- تمام ڈومیسٹک (Domesttc) اور انٹرنیشنل (Internationl) ٹکٹ
- اعلیٰ رعایتی ٹورز پیکیج برائے ملائشیا اور دبئی وغیرہ
- ہر قسم کی سفری معلومات اور معاونت کے لئے ہم سے رجوع کریں

﴿آپ کی خدمت کے لئے همه وقت حاضر﴾

فون: 009221-4322435-7،

فیکس: 009221-4322438

موبائل: 0300-8245928, 0321-2673538

ای میل: masoom@mujaddiditours.com

shahid@mujaddiditours.com

ویب سائٹ: www.mujaddidi&sons.com

مجددی ٹورز

Mujaddidi Tours

G-8 Aramex SMS tower, Old Kawish Crown.

Shara-e-Faisal, Karachi, Pakistan